بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

نیا ہجری سال مسلمانوں کو مبارک ہو، نئے سال کی آمد ہر قوم و ملت کو کسی واقعہ کی اہمیت کی یاد دلاتی ہے، سنین کے تعین کے سلسلے میں قوموں کا طریقہ کار البیرونی کے بیان کے مطابق یہ رہا ہے کہ بانیان حکومت و مذاہب کی پیدائش، بادشاہوں کی تخت نشینی، انبیاء کی بعثت، ملکوں کی فتح و تسخیر سلطنت کے انقلاب و انتقال اور حوادث عظیمہ ارضیہ سے تواریخ سنین کی ابتدا ہوتی رہی ہے۔

بے شک تواریخ و سنین قوموں کی یادگار ہوتے ہیں، جو قوم جس واقعہ کو اپنی ملی تاریخ میں جتنا عظیم اور اہم سمجھتی ہے اس سے اپنی تاریخ کا آغاز کر لیتی ہے۔ جس قوم نے اپنے کسی راہنما کی پیدائش کے پر مسرت واقعہ کو تاریخی واقعہ جانا اس نے اس سے اپنی تقویم کی ابتدا کی، کسی اور قوم نے کسی اہم جنگ کو اہم واقعہ گردان کر اس سے دنوں اور سالوں کا حساب لگانا شروع کر دیا۔ اکابرین اسلام نے اس موقعہ پر بھی اسلام کی امتیازی حیثیت، اس کے اصولوں کی بالادستی اور اس دین کی سربلندی کے جذبے کو پیش نظر رکھا اور ایک ایسے واقعہ کو اپنے سن کی بنیاد بنایا جو کسی کی ولادت

کا دن یا فتح کا نشان نہیں تھا بلکہ بے سروسامانی اور پختگی عقیدہ کی عظیم علامت تھا۔ جب ۱۷ھ میں عہد فاروقی میں مسلمانوں کے لئے تقویم کے اجراء کا مسئلہ درپیش آیا تو صحابہ کرامؓ نے مختلف مشورے دیئے، یوم ولادت رسولؐ، بعثت نبوی، فتح مکہ وغیرہ کو اپنے سن کا نقطہ آغاز بنانے کی تجاویز زیر غور آئیں، مگر اس سلسلے میں جب حضرت علیؓ نے ہجرت مدینہ کو اسلامی سنہ کا نقطہ آغاز بنانے کی تجویز پیش کی تو ہر صحابی بشمول امیرالمومنینؓ نے اس کو یوں قبول کیا جیسے یہی سب کے دل کی آواز تھی۔

واقعہ ہجرت دعوت وعزیمت کے اصولوں پر کاربند ہونے کی انتہائی شکل ہے۔ سیددوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے عمل سے دنیا کے انسانیت کو یہ درس دیا کہ دعوت الی اللہ اور تحفظ عقیدہ کی خاطر ہر عزیز و محبوب، ہر مالوف مرغوب اور ہر وہ جذبہ محبت جو انسان کی فطرت سلیم میں داخل ہے اسے قربان کیا جاسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انسانی جذبات سے عاری نہیں تھے۔

مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت تھا۔ یہیں آپ نے بچپن گزارا اور مکہ کی آب و ہوا میں ہی جوانی کی حدوں کو چھوا۔ مکہ سے آپ کی محبت فطرت انسانی کا تقاضا تھا چنانچہ ہجرت کی رات مکہ سے مخاطب ہو کر زبان نبوت سے نکلنے والے کلمات اس کا بخوبی اظہار کر رہے ہیں۔ سیددوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما اطیبك من بلد و أحبك إلی و لولا أن قومی أخرجونی منك ما سكنت غیرك

(تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کس قدر عزیز و محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ سکونت اختیار نہ کرتا)

ہجرت مدینہ سے تاریخ اسلام ایک نئے دور میں داخل ہوتی ہے، سلطنت اسلامیہ کی داغ بیل ڈالنے کے عظیم کام کا آغاز ہوتا ہے، ہجرت مدینہ مسلمانوں پر عائد فرض عین جہاد کا نقطۂ آغاز بھی ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد ہی اذن باری تعالیٰ ہوا :

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر (سورہ حج : ۴۰)

(جن مومنوں کے خلاف ظالموں نے جنگ کر رکھی ہے اب انہیں بھی جنگ کی رخصت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے)

ہر سال آنے والا محرم ہمیں اس عظیم واقعہ ہجرت کی یاد دلاتا ہے، ہمیں اپنے فکر و عمل کو مضبوط کرنے کی دعوت دیتا ہے، ایثار و قربانی کے جذبے کو ابھارتا ہے، دعوت الی اللہ کے لئے تحریک پیدا کرتا ہے، اور اپنے نصب العین اور نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے اسوۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلاتا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علی ذالک۔ آج چودہ صدیاں گزرنے اور بے پناہ کمزوریوں کے باوجود مسلمان اپنے نظریہ اور عقیدہ کے مقابلہ میں ہر چیز کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ آج کے اس دور میں ہی افغانستان کے لاکھوں مسلمانوں نے قوم و وطن کو خیرباد کہہ کر ہجرت کی، اور اپنے ملک عزیز میں اپنے عقائد و نظریات کی بقاء کے لئے جنگ میں مصروف ہیں۔

یہ امر باعث تأسف ہے کہ ہم اپنے ملک خداداد پاکستان میں سنہ ہجری کو باقاعدہ رواج نہ دے سکے۔ ہمارے سکولوں اور تعلیمی اداروں میں بچوں کو انگریزی مہینوں کے نام ازبر کرائے جاتے ہیں، مگر وہ اسلامی مہینوں کے نام سے قطعاً ناآشنا رہتے ہیں۔ سرکاری دفاتر میں بھی انگریزی تواریخ کا ہی اندراج ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ ہم طوق غلامی کی اس یادگار سے بھی اپنی گردن آزاد کرالیں۔

(مدیر)